ماہنامہ جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
جرمنی
اخبار احمدیہ
ایڈیٹر:- صادق محمد طاہر

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

جلد نمبر ۲ | ماہ نبوت ۱۳۷۵ ہجری شمسی مطابق نومبر ۱۹۹۶ء | شمارہ نمبر ۱۱

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے

"(مجھے) حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا۔ بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ شاید کوئی بے خبر اس حیرت میں پڑے کہ فرشتوں کا اترنا کیا معنی رکھتا ہے۔ سو واضح ہو کہ عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں......

درحقیقت یہ فرشتے اس خلیفہ اللہ سے الگ نہیں ہوتے اسی کے چہرہ کا نور اور اسی کی ہمت کے آثار جلیلہ ہوتے ہیں جو اپنی قوت مقناطیسی سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں خواہ وہ جسمانی طور پر نزدیک ہو یا دور ہو اور خواہ آشنا ہو یا بلکلی بیگانہ اور نام تک سے بے خبر ہو غرض اس زمانہ میں جو کچھ نیکی کی طرف حرکتیں ہوتی رہیں اور راستی کے قبول کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتے ہیں خواہ وہ درحقیقت انہیں فرشتوں کی تحریک سے جو اس خلیفۃ اللہ کے ساتھ اترتے ہیں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہ الٰہی قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔ اور بہت صاف اور سریع الفہم ہے اور تمہاری بدقسمتی ہے اگر تم اس پر غور نہ کرو۔ چونکہ

باقی صفحہ ۴ پر

ساحل سمندر کے ایک معروف میلے

"KIELERWOCHE" میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی سٹال

ھزاروں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ امسال بھی جرمنی کے ساحلی شہر کیل (Kiel) کے تاریخی اور ثقافتی میلے میں جسے عرف عام میں کیلر ووخے (Kieler Woche) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے مقامی جماعت کو تبلیغی سٹال لگانے کی توفیق ملی یہ میلہ ہفتہ بھر جاری رہتا ہے اور لاکھوں لوگوں کی شمولیت کے باعث سارے شہر میں جشن کا سماں ہوتا ہے۔

اس میلے میں شرکت کے لئے نہ صرف جرمنی بھر سے بلکہ دیگر بیرونی ممالک سے بھی لوگوں کی ایک کثیر تعداد شامل ہو کر اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کرتی ہے۔ میلے میں شامل ہر ملک اپنے اپنے ثقافتی ورثے اور آرٹ کے نمونوں اور معروف کھانوں کے اظہار اور تعارف کے لئے اپنے ملکی پرچم تلے سٹال لگاتے ہیں اور موسیقی کا پروگرام بھی پیش کرتے ہیں۔ میلے کے اختتام پر سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی کھلے سمندر میں کشتی رانی کے مقابلہ جات ہوئے اور آخری شب ساحل سمندر پر آتش بازی کا ایک خوبصورت مظاہرہ پیش کیا گیا جس سے شائقین بہت محظوظ ہوئے۔

میلے کے اس دنیوی ماحول میں بھی اللہ تعالیٰ نے افراد جماعت احمدیہ کو یہ توفیق بخشی کے وہ

باقی صفحہ ۴ پر

"اسلامی اصول کی فلاسفی"

صد سالہ جشن تشکر

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی یہ معرکہ آراء تصنیف آج سے سو سال پہلے منظر عام پر آئی تھی۔ یہ تصنیف جو دراصل دسمبر ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور منعقد ہونے والے ایک جلسہ مذاہب عالم کے لئے حضورؑ نے تحریر فرمایا تھا اور اس جلسہ میں آپ کے ایک مرید خاص حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا تھا۔ اس مضمون نے اس وقت بھی تمام سامعین سے غیر معمولی داد حاصل کی تھی اور مسلسل سو سال سے ہر طبقہ فکر کے لوگوں کی طرف سے اس کی افادیت کا اعتراف کیا جارہا ہے۔ چنانچہ اس کی افادیت کے پیش نظر اس کے بیسیوں زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

اب جبکہ جماعت احمدیہ عالمگیر اس تصنیف کی صد سالہ جوبلی منارہی ہے تو اس کے قادیان دارالامان سے شائع ہونے والے نئے ایڈیشن کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین نے جنوری ۱۹۹۶ء میں ایک مختصر سا تعارف رقم فرمایا ہے۔ یہ تعارف اس کتاب کی اہمیت کو نہایت احسن رنگ میں اجاگر کرتا ہے۔ لہذا قارئین کے افادہ کے لئے یہاں بھی درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ احباب اس سال کے دوران خصوصی طور پر اس کتاب سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اور اس کی اشاعت میں غیر معمولی طور پر اپنا کردار ادا کریں گے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین نے تحریر فرمایا:-

"عالمگیر جماعت احمدیہ جرمنی اس معرکۃ آلآرا مضمون کی اشاعت کا صد سالہ جشن منا رہی ہے۔ جو کہ جلسہ پیشوایان مذاہب بمقام لاہور مورخہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو پڑھا گیا۔ یہ مضمون تائید الٰہی سے لکھا گیا۔ جس کی واحد کامیابی کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے الہامات کے ذریعہ قبل از وقت دیدی تھی۔ جس کی تشہیر جلسہ کے انعقاد سے قبل ہی کر دی گئی تھی۔ اور لاہور کے کئی پبلک مقامات پر ہینڈ بلز اور اشتہارات لگا دیئے گئے تھے۔

مومنین کی جماعت کے شایان شان ہمارا جشن تشکر بامعنی اور ذی شان ہے اور ہر قسم کی لغو اور ریاکارانہ نمائش سے پاک ہے۔ لہذا ہم لوگ زیادہ تر بڑی بڑی زبانوں میں ترجمہ کر کے اس کتاب کا صد سالہ جشن منا رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ دنیا کے زیادہ تر ممالک اس کی برکات سے بڑے پیمانے پر حصہ پائیں گے۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے اب تک دنیا کی ۵۲ بڑی زبانوں میں اس کتاب کے تراجم اور اشاعت مکمل کر لی ہے۔ علاوہ ازیں کچھ باقی زبانوں میں بھی ترجمہ کا کام جاری ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال ۱۹۹۶ء کے آخر تک ہم اس کو مکمل کر لیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جنہوں نے اس نیک کام کو پورا کرنے میں اپنی صلاحیت اور وقت دیا اور کوششیں کیں اپنے انعامات سے نوازے۔ آمین"

من ہائیم میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی سٹال

مختلف قومیتوں کے کم و بیش پانچ ھزار افراد کی سٹال پر آمد

250 افراد سے داعیان الی اللہ کی گفتگو۔ کثیر تعداد میں کتب کی تقسیم

فرانکفورٹ سے شمال کی جانب کم و بیش ۸۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک خوبصورت تاریخی اور صنعتی شہر من ہائیم واقع ہے۔ یہاں خدا کے فضل سے ۱۹۷۶ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا یہاں ہر سال ماہ مئی کے شروع میں ایک بہت بڑا ثقافتی اور صنعتی میلہ لگتا ہے جس میں یورپ بھر سے مختلف اقوام کے لاکھوں شائقین آتے ہیں۔

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ من ہائیم کو ۲۷ اپریل تا ۷ مئی ۱۹۹۶ء اس معروف میلہ میں سٹال لگانے کی توفیق ملی ابتداء ہی سے یہ سٹال زائرین کی خاص توجہ کا مرکز بنا رہا کیونکہ اس میلہ میں اسلام کی نمائندگی کرنے والا یہ واحد سٹال تھا۔ سٹال کو کلمہ طیبہ اور "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

باقی صفحہ ۳ پر

زکوٰۃ کے بارہ میں
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

مرتبہ:۔ مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم ۔ مبلغ انچارج جرمنی

والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون

"اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ وہ مومن کہ جو پہلی دو حالتوں سے بڑھ کر قدم رکھتا ہے وہ صرف بیہودہ اور لغو باتوں سے ہی کنارہ کش نہیں ہوتا بلکہ بخل کی پلیدی کو دور کرنے کے لئے جو طبعاً ہر ایک انسان کے اندر ہوتی ہے زکوٰۃ بھی دیتا ہے۔ یعنی خدا کی راہ میں ایک حصہ اپنے مال کا خرچ کرتا ہے۔ زکوٰۃ کا نام اس لئے زکوٰۃ ہے کہ انسان اس کی بجاآوری سے یعنی اپنے مال کو جو اس کو بہت پیارا ہے۔ للہ دینے سے بخل کی پلیدی سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور جب بخل کی پلیدی جس سے انسان طبعاً بہت تعلق رکھتا ہے انسان کے اندر سے نکل جاتی ہے تو وہ کسی حد تک پاک بن کر خدا سے جو اپنی ذات میں پاک ہے ایک مناسبت پیدا کر لیتا ہے۔

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اسکو پاوے

اور یہ مرتبہ پہلی دو حالتوں میں پایا نہیں جاتا۔ کیونکہ صرف خشوع اور عجز و نیاز یا صرف لغو باتوں کو ترک کرنا ایسے انسان سے بھی ہو سکتا ہے جس میں ہنوز بخل کی پلیدی موجود ہے لیکن جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اس مال عزیز کو ترک کرتا ہے جس پر اس کی زندگی کا مدار اور معیشت کا انحصار ہے اور جو محنت اور تکلیف اور عرقریزی سے کمایا گیا ہے۔ تب بخل کی پلیدی اس کے اندر سے نکل جاتی ہے اور وہ دونوں حالتیں مذکورہ بالا جو پہلے اس سے ہوتی ہیں ان میں یہ پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایک چھپی ہوئی پلیدی ان کے اندر رہتی ہے۔ اس میں حکمت یہی ہے کہ لغویات سے منہ پھیرنے میں صرف ترک شر ہے اور شر بھی ایسی جس کی زندگی اور بقا کے لئے کچھ ضرورت نہیں اور نفس پر اس کے ترک کرنے میں کوئی مشکل نہیں لیکن اپنا محنت سے کمایا ہوا مال محض خدا کی خوشنودی کے لئے دینا یہ کسب خیر ہے جس سے وہ نفس کی ناپاکی جو سب ناپاکیوں سے بدتر ہے یعنی بخل دور ہوتا ہے......

والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون

یعنی مومن وہ ہیں جو اپنے نفس کو بخل سے پاک کرنے کے لئے اپنا عزیز مال خدا کی راہ میں دیتے ہیں اور اس فعل کو وہ آپ اپنی مرضی سے اختیار کرتے ہیں...... کیونکہ یہ حالت جو بخل سے پاک ہونے کے لئے اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا اور اپنی محنت سے حاصل کردہ سرمایہ محض للہ دوسرے کو دینا بہ نسبت اس حالت کے جو محض لغو باتوں اور لغو کاموں سے پرہیز کرنا ہے ایک ترقی یافتہ حالت ہے اور اس میں صریح اور بدیہی طور پر بخل کی پلیدی سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور خدائے رحیم سے تعلق بڑھتا ہے کیونکہ اپنے مال عزیز کو خدا کیلئے چھوڑنا بہ نسبت لغو باتوں کے چھوڑنے کے زیادہ تر نفس پر بھاری ہے اسلئے اس سے زیادہ تکلیف اٹھانے کے کام سے خدا سے تعلق بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور بباعث ایک مشقت کا کام بجالانے کے ایمانی شدت اور صلابت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۰۳-۲۰۵ روحانی خزائن ۲۱)

"اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں جو ان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو تو ان کو سمجھنا چاہئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا اور یتیم اور بے کس کوئی بھی نہیں اور زکوٰۃ دینے میں جس قدر تہدید شرع وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے پس فرض عین ہے جو اسی راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جاوے......"

(نشان آسمانی صفحہ ۴۹، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۴۰۹)

"جو زیور استعمال میں آتا ہے اور مثلاً کوئی بیاہ شادی پر مانگ کرلے جاتا ہے تو دے دیا جاوے وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۷۶)

"اگر کوئی شخص زیور کو استعمال کرنے سے اس سے فائدہ اٹھاتا ہے (یعنی رہن رکھ کر، ناقل) تو اس کی زکوٰۃ بھی اس کے ذمہ ہے زیور کی زکوٰۃ بھی فرض ہے۔ چنانچہ کل ہی ہمارے گھر میں زیور کی زکوٰۃ ڈیڑھ سو روپیہ دیا ہے۔ پس اگر زیور استعمال کرتا ہے تو اس کی زکوٰۃ دے۔ اگر بکری رہن رکھی ہے اور اس کا دودھ پیتا ہے تو اس کو گھاس بھی دے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۴۲)

"ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ جو روپیہ کسی شخص کو کسی نے قرضہ دیا ہوا ہے کیا اس پر زکوٰۃ دینی لازم ہے۔ فرمایا: نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۹۵)

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ تجارت کا مال جو ہے جس میں بہت سا حصہ خریداروں کی طرف ہوتا ہے اور اگر رہن میں پڑا ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

فرمایا: "جو مال معلق ہے اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک کہ اپنے قبضہ میں نہ آجائے لیکن تاجر کو چاہیے کہ حیلے بہانے سے زکوٰۃ کو نہ ٹال دے۔ آخر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اخراجات بھی تو اسی مال میں سے برداشت کرتا ہے۔ تقویٰ کے ساتھ اپنے مال موجودہ اور معلق پر نگاہ ڈالے اور مناسب زکوٰۃ دے کر خدا تعالیٰ کو خوش کرتا ہے۔ بعض لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۰۵)

"خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک چیز پر زکوٰۃ دینے کا حکم ہے یہاں تک کہ زیور پر بھی۔ ہاں جواہرات وغیرہ چیزوں پر نہیں ہے۔ اور جو امیر، نواب اور دولت مند لوگ ہوتے ہیں ان کو حکم ہے کہ وہ شرعی احکام کے بموجب اپنے خزانوں کا حساب کرکے زکوٰۃ دیں لیکن وہ نہیں دیتے۔ اس لئے خدا فرماتا ہے کہ

عن اللغو معرضون

کی حالت تو ان میں تب پیدا ہوگی جب وہ زکوٰۃ بھی دیں گے گویا زکوٰۃ کا دینا لغو سے اعراض کرنے کا نتیجہ ہے۔ یہ قوت زکوٰۃ دینے کی لغو سے کنارہ کشی پر حاصل ہوتی ہے۔ پس تم دنیا کی محبت کم کرو بلکہ نہ کرو تا زکوٰۃ دینے کی قوت حاصل ہو اور تم فلاح پاؤ۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۹۳)

"جو زیور استعمال میں آتا ہے اس کی زکوٰۃ نہیں اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جاوے اس کی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ جو زیور پہنا جاوے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کیلئے دیا جائے۔ بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں۔ اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کیلئے مستعمل ہوتا ہے اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال بعد اپنے موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو بھی اختلاف نہیں۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۶۸)

الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء

احمدی طالب علم کا اعزاز
اور
ایمانداری کا قابل تقلید نمونہ

احباب جماعت کے لئے یہ خبر یقیناً مسرت کا باعث ہوگی کہ جماعت احمدیہ فلڈا کے جماعت نمبر کے ایک طالب علم عزیزم مقصود انور کو سال ۹۶-۱۹۹۵ کا بہترین طالب علم قرار دیا گیا۔ اس موقع پر حسب روایت سکول کی طرف سے عزیز موصوف کا نام کندہ کروا کر ایک شیلڈ دی گئی۔ (اللھم زد وبارک)

قبل ازیں موصوف کو ایمانداری کا بہترین نمونہ قائم کرنے کی بھی توفیق ملی جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ کچھ عرصہ قبل عزیز کو رستے میں گرا پڑا ایک پرس ملا جس میں مبلغ ۹۰ جرمن مارک کی رقم تھی۔ عزیز گھر جانے کی بجائے پولیس کے پاس گیا اور وہ پرس اس کے حوالہ کیا جس سے متاثر ہو کر متعلقہ پولیس افسر نے عزیز کے نام ایک تعریفی سرٹیفکیٹ جاری کیا۔ ایمانداری کی یہ مثال ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے۔

(رپورٹ ۔ ریجنل امیر کاسل)

نکٹائی کی ایجاد

نکٹائی انگریزی زبان کا لفظ ہے انگریزی زبان میں Neck گردن کو اور Tie باندھنے کو کہتے ہیں اس لئے اس کو نکٹائی کہا جانے لگا اور اب صرف ٹائی کا لفظ ہی اس مفہوم کو ادا کرنے کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے۔ آپ کے ازدیاد علم کے لئے ٹائی کے بارہ میں چند ایک معلومات پیش خدمت ہیں اس کا استعمال کہاں سے شروع ہوا اور کن مراحل میں سے گزر کر اس نے موجودہ شکل اختیار کی۔

بیلجیئم کے شہر STEENKERKE کے لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ٹائی کے استعمال کے شروع کرنے کا اعزاز اس شہر کو حاصل ہے جرمنی کے ایک اخبار Der Frankfurter Algemine کے مطابق ۱۶۹۲ء میں جب انگریزی فوجوں نے اس شہر میں مقیم فرانسیسی فوج پر اچانک حملہ کیا تو اس اچانک حملہ کی وجہ سے بوکھلاہٹ میں وہ اپنی وردیاں بھی ٹھیک طرح سے زیب تن نہ کرسکے اور جلدی میں انہوں نے اپنی وردی کا مفلر اپنے گلے میں باندھا اور گرہ لگا کر مفلر کے نیچے والا سرا کوٹ کے بٹن والے سوراخ سے باہر نکال دیا۔ یہ ہے ٹائی کے استعمال کے شروع ہونے کی کہانی لیکن ٹائی کی طرح کے لباس کی ایجاد ان فوجیوں کے سر ہی نہیں ہے۔

ماہرین تاریخ کے مطابق ٹائی کا استعمال اس واقعہ سے صدیوں پہلے بھی موجود تھا۔ مثلاً شہنشاہ چنگ (Cheng) کی فوج کے سپاہی اپنے عہدہ کو ظاہر کرنے کے لئے کپڑے کا مفلر گلے کے گرد لپیٹتے تھے۔

مگر شاید اس سلسلہ میں اس رومال کے سر ہے جو شاہ فرانس لوئیس چہارم کی فوج میں شامل کروشین (Coroation) فوجی استعمال کرتے تھے۔

پیرس میں فتح کی خوشی میں ہونے والی پریڈ کے وقت Croatians فوجیوں کے گلے میں بندھے ہوئے رومال کو Coraatias کے نام کی مناسبت سے کراواٹے Cravate کا نام دیا اور جرمن زبان میں ٹائی کے لئے یہی لفظ کراواٹے (Krawatte) رواج پا گیا اور آج تک رائج ہے۔ اور فرانسیسی میں Cravate سے Croat کا لفظ بن گیا۔

اس کی ایجاد سے لیکر آج تک ٹائی کے فیشن اور شکل و صورت میں تبدیلیاں بدستور جاری ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ گرہ دار ٹائی کا استعمال ابتداء میں بیلجیئم کے شہر SteenKerke میں مقیم فرانسیسی فوجیوں نے شروع کیا ہو۔ ۱۷۸۹ء سے ۱۷۹۹ء کے دوران فرانس میں ہونے والے انقلاب کی تحریک کے دوران گلے میں بندھے ہوئے رومال یا کروٹ Croat کے رنگ سے کسی شخص کے سیاسی رجحان کا پتہ چلتا تھا۔

ٹائی کی موجودہ شکل و صورت انیسویں صدی کی یورپین سوسائٹی کی ایجاد ہے اور اس وقت سے ٹائی کا استعمال فوجی زندگی سے نکل کر عام لوگوں کے استعمال میں بھی ہے۔ موجودہ دور میں دنیا بھر

باقی صفحہ ۳ پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام
اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ
کے پورا ہونے کا عظیم الشان نشان

یہ عبرت انگیز واقعہ جرمنی کے شہر من ہائیم میں جولائی ۱۹۹۵ء میں پیش آیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک پاکستانی شخص محمد صادق بٹ کچھ احمدی دوستوں کے ساتھ رہا کرتا تھا اور جماعت کا شدید مخالف تھا۔ مخالف احمدیت ہونے کے ساتھ ساتھ احباب جماعت کے ساتھ اس کا رویہ بہت جارحانہ تھا۔ خصوصاً یہ شخص سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اکثر بدزبانی کیا کرتا تھا۔ احمدیوں نے بارہا اسے منع کیا کہ وہ ایسی باتوں سے باز رہے۔ جس پر اکثر احمدیوں کے ساتھ تو اس نے اپنے رویّے میں تبدیلی نہ کی لیکن بعض احباب کے سامنے وہ ایسی باتوں سے باز رہا۔

۹۵ - ۱۹۹۴ میں من ہائیم میں پاکستانی غیر احمدیوں کی طرف سے مخالفت تیز ہوئی اور اس شخص نے خاص طور پر مخالفت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اور اس نے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق نہ صرف یہ کہ نازیبا الفاظ استعمال کئے بلکہ آپ کے بارے میں وہ ظالمانہ اور گستاخانہ الفاظ کہے جو عام طور پر اس قسم کے ظالم لوگ ادا کرتے ہیں اور جن کا نقل کرنا بھی ایک احمدی کے لئے تکلیف دہ امر ہے۔

اس کی ان گستاخیوں پر احمدی احباب نے اسے متنبّہ کیا کہ تم باز آؤ ایسا نہ ہو کہ اسکی پاداش میں تم خدا تعالیٰ کی قہری تجلّی کا نشانہ بن جاؤ لیکن اس نے اپنے رویّے میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کی اور نہ صرف زور شور سے اس قسم کی گستاخیوں میں مصروف رہا بلکہ مخالفت احمدیت کے لئے من ہائیم کے غیر احمدی پاکستانیوں کی ایک تنظیم بنانے میں پیش پیش رہا اور اس کا چیئرمین بن گیا۔

آخر اپنی گستاخیوں اور اہانت آمیز رویّہ کی سزا میں اس طرح پکڑا گیا کہ ایک صبح اس کمپنی سے جہاں وہ کام کرتا تھا فون آیا کہ ہمارا ملازم تین چار دن سے اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوا اور ہم اسکی تلاش میں ہیں۔ اگر آپ کی جماعت میں اس نام کا آدمی ہے تو ہمیں پتہ کر کے بتائیں کہ وہ کیوں اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوا۔ جبکہ وہ ڈیوٹی سے بغیر اطلاع کبھی غیر حاضر نہیں ہوا تھا اس پر انہیں متعلقہ افراد کے فون نمبر دیئے گئے اور بتایا گیا کہ اس آدمی کا تعلق جماعت سے نہیں ہے۔

اس کے چند غیر احمدی دوستوں کو بھی اس کی بغیر اطلاع کام سے غیر حاضری کی اطلاع دی گئی جس پر اس کے ایک دوست ان کے گھر گئے اور کافی دیر گھنٹی بجاتے رہے لیکن دروازہ نہ کھلا اس پر پولیس کو اطلاع دی گئی اور پولیس نے آکر جب دروازہ کھولا تو دروازہ کھلتے ہی اندر شدید تعفّن پھیلا ہوا تھا جس پر پولیس اور دوسرے لوگ اندر گئے تو کمرے میں کہیں بھی کوئی نظر نہ آیا۔ آخر کار جب بیت الخلاء کا دروازہ کھولا گیا تو دروازہ کے قریب ہی وہ شخص مردہ حالت میں پایا گیا۔ اور اس کی لاش کی یہ حالت تھی کہ رفع حاجت کے بعد اس کو صفائی کی مہلت بھی نہ مل سکی تھی اور جن گستاخانہ الفاظ کو وہ باصرار حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں ظالمانہ طور پر استعمال کرتا تھا اس کی موت اس حالت میں ہوئی کہ اس کی لاش کو اٹھانا مشکل تھا پولیس نے ہی اس کی لاش کو اٹھوانے کا بندبست کیا۔ اور خود غیر احمدی لوگوں کا بھی یہ تاثر تھا کہ یہ کسی گناہ کی سزا کے طور پر ہے۔

اس واقعہ کے کئی گواہ آج بھی من ہائیم میں موجود ہیں۔ احمدیوں میں سے مکرم عبدالمومن صاحب عامر صدر جماعت اور منصور احمد صاحب بٹ اس بات کے گواہ ہیں۔

راوی:۔ مکرم منیر احمد صاحب منوّر مربی سلسلہ (من ہائیم)

بقیہ:۔ من ہائیم میں تبلیغی سٹال

اور "اسلام کے معنی سلامتی"

وغیرہ جیسے خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا۔ اور روزانہ سینکڑوں افراد کو اس سے استفادہ کرنے کا موقع ملا۔

سٹال پر جرمن اور دیگر زبانوں کے تراجم قرآن کریم کے علاوہ مختلف موضوعات کا جماعتی لٹریچر بھی موجود تھا۔ چونکہ جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ بھی اسی جگہ منعقد ہوتا ہے لہذا جلسہ کا دعوت نامہ بھی تیار کروایا گیا تھا جو کہ ۱۴۵۰ افراد کو شمولیت کے وعدہ کے ساتھ دیا گیا۔ مربیان سلسلہ محترم لئیق احمد صاحب منیر اور محترم منیر احمد صاحب منور کے علاوہ ممبرات ینگ لجنہ اور مکرم عبدالمومن صاحب عامر صدر جماعت احمدیہ من ہائیم سٹال پر آنے والے احباب و خواتین کے سوالات کے جوابات دینے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے متعلق تفصیلی معلومات بہم پہنچانے کے لئے ہمہ وقت سٹال پر موجود رہے۔

جرمن، ترک، بوسنین، البانین، عرب، ایرانی، انڈین، اور اٹالین کے علاوہ دیگر مختلف اقوام کے لوگ بھی سٹال پر آئے۔ بعض مسلم افراد نے اسلامی سٹال دیکھ کر مسرت کا اظہار کیا۔ بعض احباب و خواتین نے گھنٹوں گفتگو کی اور اسلام کے متعلق مختلف سوالات کئے جن کے مربیان کرام نے عالمانہ رنگ میں جواب دیکر ان کی تسلی و تشفی کروانے کی کوشش کی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پانچ ہزار (۵۰۰۰) سے زائد افراد نے سٹال سے آکر معلومات حاصل کیں اور ۲۵۰ افراد سے تفصیلی طور پر بات چیت کا موقع ملا۔

اس کے علاوہ کثیر تعداد میں قرآن کریم اور دیگر کتب کے خریدنے کے علاوہ لوگوں نے مختلف زبانوں میں ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر اور پمفلٹ حاصل کیا۔ مکرم نائب امیر صاحب جرمنی، نیشنل سیکرٹری صاحب اشاعت اور نیشنل سیکرٹری صاحب تبلیغ بھی مختلف اوقات میں سٹال پر آکر ضروری ہدایات دیتے رہے۔ MTA کے علاوہ ایک جرمن ٹیلی ویژن کی ٹیم نے بھی سٹال کی ویڈیو فلم بنائی اور سٹال پر موجود مربیان سلسلہ اور ڈیوٹی دینے والی ممبرات لجنہ کے انٹرویو ریکارڈ کئے اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔

سٹال پر مقامی جماعت اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران کے ساتھ متعدد احباب جماعت نے بھی احسن رنگ میں ڈیوٹی دی۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ من ہائیم خاص طور پر دعا کی مستحق ہیں جو کہ ینگ ممبرات لجنہ اماء اللہ کی راہنمائی کرتی رہیں اور ڈیوٹی پر موجود رہیں اسی طرح درج ذیل جماعتوں کے احباب و خواتین بھی تشریف لاکر اس کار خیر میں مخلصانہ حصہ لیتے رہے۔ ہائیڈل برگ، شوٹسنگن، لورش۔

اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو اپنے فضلوں سے نوازتے ہوئے اجر عظیم عطا فرمائے، تبلیغ کی اس کوشش کو کامیاب فرماتے ہوئے تشنہ روحوں کی سیرابی کا باعث بنائے اور زیادہ سے زیادہ افراد کو نور حق سے منور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(رپورٹ:۔ صدر جماعت احمدیہ من ہائیم)

بقیہ:۔ نکٹائی کی ایجاد

میں نہ صرف ٹائی کا استعمال عام ہو چکا ہے بلکہ بعض حالات میں ٹائی کے استعمال کو انتہائی ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ باوجود اس کے کہ ٹائی انگریزوں کے لباس کا اہم حصہ بن چکی ہے اور بعض لوگ اس سے الجھن بھی محسوس کرتے ہیں۔ تاہم ایک اندازہ کے مطابق دنیا بھر میں ساٹھ کروڑ افراد باقاعدگی سے ٹائی کا استعمال کرتے ہیں اور صرف جرمنی کے ملک میں اوسطاً ایک آدمی کے پاس بیس عدد ٹائیاں ہوتی ہیں۔ اس سے آپ اس کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں اس لئے آپ بھی بشوق اسے استعمال کریں اور اپنے لباس کی زینت میں اضافہ کریں۔

(میر عبداللطیف)

★★★★★★★★★★

تقرری
ایڈیٹر "اخبار احمدیہ"

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کی منظوری سے مکرم صادق محمد صاحب طاہر کو ایڈیٹر "اخبار احمدیہ" مقرر کیا گیا ہے۔

اس سے قبل گذشتہ ایک سال سے مکرم میر عبداللطیف صاحب یہ فرائض سر انجام دے رہے تھے۔ محترم میر صاحب نے اپنی دیگر مصروفیات کے باوجود اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو شرف قبولیت بخشے، دین و دنیا کی بہترین حسنات سے نوازے اور مزید مقبول خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

اسی طرح نئے ایڈیٹر کو بھی اللہ تعالیٰ نئی ذمہ داریوں کی بااحسن ادائیگی کی سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

(انچارج شعبہ اشاعت۔ جرمنی)

****

تقریب آمین

خاکسار کی بیٹی عزیزہ ملیحہ آصف نے چار سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ (الحمدللہ علیٰ ذلک)

اس سلسلہ میں آمین کی تقریب بیت الرشید ہمبرگ میں منعقد کی گئی جس میں محترم عطاء اللہ صاحب کلیم مربی انچارج جرمنی، محترم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ، محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ریجنل امیر ہمبرگ اور خاکسار کے جملہ افراد خاندان کے علاوہ دیگر بہت سے احباب نے شمولیت فرمائی اور بچی کے قرآنی انوار سے فیض یاب ہونے کے لئے دعا کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا کریں کہ مولا کریم عزیزہ کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازتا رہے اور مقبول خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق و سعادت عطا فرماتا رہے (آمین)

(منور احمد آصف Stade ۔ ہمبرگ)

قرآن کریم ناظرہ کے دور اول کی تکمیل

خاکسار کی بیٹی عزیزہ عائشہ نورین نے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ (فالحمدللہ علیٰ ذلک)

احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اس سعادت سے ہمیشہ فیض یاب ہونے کی توفیق بخشتا رہے اور قرآنی انوار و علوم سے بہرہ ور فرمائے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ (آمین)

شکیل احمد بٹ (جماعت Lahr)

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

تحریک وقف نو کے متعلق چند ضروری گذارشات

★ تحریک وقف نو میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ ایسے بچوں کی تاریخ پیدائش، تحریک وقف نو کے آغاز یعنی ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد کی ہو۔

★ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء سے قبل کے پیدا شدہ بچوں کی درخواستیں وقف نو کے لئے نہ بھجوائی جائیں بلکہ ان کے وقف کے لئے وکالت دیوان تحریک جدید، ربوہ سے رابطہ کرکے وقف اولاد کے تحت کارروائی کی جائے۔

★ بچوں کے وقف کے متعلق حضور انور کی خصوصی ہدایات کے تحت صرف وہ بچیاں وقف نو میں شامل کی جارہی ہیں جن کی ولادت سے قبل والدین نے انہیں وقف کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اگر والدین کسی وجہ سے پیدائش سے قبل درخواست نہ بھجوا سکے ہوں لیکن ان کی نیت یہی تھی کہ وہ ہونے والے بچے / بچی کو وقف نو میں پیش کریں گے تو خط لکھتے وقت اپنی اس نیت کا وضاحت سے ذکر کردیا کریں۔

★ بعض والدین سمجھتے ہیں کہ وقف کے لئے صرف مقامی جماعت میں اطلاع کرنا کافی ہے۔ وقف نو میں شمولیت کے لئے مناسب طریق یہ ہے کہ والدین خوب سوچ سمجھ کر دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کرنے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں خود تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں۔

★ بعض احباب اپنے رشتہ داروں یا عزیزوں اور دوستوں کے بچوں کے وقف کے متعلق درخواست بھجواتے ہیں۔ درست طریق یہ ہے کہ وقف کی درخواست والدین خود بھجوائیں۔

★ درخواست بھجواتے وقت بعض احباب مکمل کوائف درج نہیں فرماتے اور بعض صورتوں میں پتہ حتیٰ کہ شہر یا ملک کا نام بھی درج نہیں کرتے جس سے ان کے خطوط پر کارروائی کرنا ممکن نہیں ہوتا یا اس میں بہت دیر ہوجاتی ہے۔ اس لئے گذارش ہے کہ وقف نو کے ضمن میں درخواست بھجواتے وقت مندرجہ ذیل کوائف ضرور بھجوایا کریں۔

۱۔ بچہ / بچی کے والد کا نام
۲۔ بچہ / بچی کے دادا کا نام
۳۔ بچہ / بچی کی والدہ کا نام
۴۔ بچہ / بچی کا نام (اگر ولادت ہوچکی ہو)
۵۔ بچہ / بچی کی تاریخ پیدائش (اگر ولادت ہوچکی ہو)
۶۔ گھر کا مکمل پتہ جس پر جواب بھجوایا جاسکے۔
۷۔ جس جگہ بچے کی مستقل رہائش ہو اس جماعت کا نام تاکہ اس جماعت میں بچے / بچی کا نام اعداد و شمار کے لئے شامل کیا جاسکے۔

★ جو احباب پہلے ہی اپنے بچے / بچی کو وقف نو میں شامل کرچکے ہیں اگر وہ مزید اپنے کسی بچے کو وقف کرنے کے لئے درخواست بھجوائیں تو ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے پہلے بچے / بچی کا وقف نو کا حوالہ نمبر ضرور درج کیا کریں تاکہ ان کا ریکارڈ تلاش کرنے میں سہولت ہو۔

★ پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں نہایت ضروری ہے کہ شعبہ وقف نو لندن یا وکالت وقف نو ربوہ کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کیا جائے۔ شعبہ وقف نو لندن کا پتہ درج ذیل ہے۔

★ شعبہ وقف نو لندن سے جو حوالہ نمبر وقف نو ارسال کیا جاتا ہے اسے سنبھال کر رکھا جانا چاہئے۔ دفتری خط و کتابت کرتے وقت یہ حوالہ نمبر ضرور درج کریں۔ (مرسلہ:۔ شعبہ وقف نو)

★★★★★★★★★★★★★★★★★

بقیہ:۔ حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم الشان پیشگوئی

یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآن شریف سے معلوم کرچکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تا دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ سو تم اس نشان کے منتظر رہو اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور ان کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمول سے زیادہ نہ پایا تو تم یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔ لیکن یہ اگر سب باتیں ظہور میں آگئیں تو تم انکار سے باز آؤ، تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک سرکش قوم نہ ٹھہرو۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۶ تا ۲۲ حاشیہ | جمادی اول ۱۳۰۸ھ)

جلسہ سالانہ جرمنی کے سٹیج کی تیاری اور انعامی مقابلہ

جلسہ گاہ کے سٹیج کے عقب میں آویزاں کرنے کے لئے ایک خوبصورت بینر تیار کرنا مقصود ہے۔ تخلیقی ذوق رکھنے والے احباب کو دعوت عام ہے کہ جماعتی روایات اور بینر کے عمومی سائز کو مدنظر رکھتے ہوئے خوبصورت ڈیزائن و خاکہ اپنی تجاویز کے ساتھ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۶ء تک افسر جلسہ گاہ کے نام درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں سب سے اچھے ڈیزائن پر شعبہ ہذا کی طرف سے انعام دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

Haider Ali Zafar (Afsar Jalsa Gah)
Ahmadiyya Muslim Jamaat
Homburger Land Str. 909
60437 FRANKFURT / M

نیز احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(افسر جلسہ گاہ، جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۷ء)

بین المذاہب مذاکرہ کا انعقاد

ہر ماہ مسجد نور میں بین المذاہب مذاکرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے جسمیں مختلف مکاتیب فکر و مذاہب سے تعلق رکھنے والے احباب کو مختلف موضوعات پر اپنے نظریات بیان کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

چنانچہ اسی سلسلہ میں منعقد ہونے والے ایک مذاکرہ کا موضوع تھا "اخلاق کی ضرورت و اہمیت" اس موضوع پر عیسائیت کی نمائندگی میں ویز بادن شہر کے پروٹسٹنٹ چرچ سے تعلق رکھنے والی ایک پادری نے اپنی تقریر میں کہا کہ جب ہم بائیبل کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ (حضرت) یعقوب نے اپنے باپ سے جھوٹ بولا اور دھوکہ دیا۔ (حضرت) داؤد نے اپنے ایک جرنل کی بیوی سے ناجائز تعلقات قائم کرکے اس جرنل کو قتل کروا دیا۔ (حضرت) سلیمان نے اپنی آخری عمر میں بت پرستی شروع کردی۔ اور تو اور خود حضرت یسوع نے شراب بناکر لوگوں کو پینے کے لئے دی اس لئے بائیبل کے مطالعہ سے تو اخلاق کی ضرورت کے متعلق کوئی تعلیم نہیں ملتی۔

اس کے بعد مکرم عبدالباسط صاحب طارق مربی سلسلہ نے قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں اخلاق کی ضرورت و اہمیت واضح کی اور بتایا کہ اسلامی تعلیم کے مطابق اعلیٰ اخلاق کے بغیر خدا کی تلاش ناممکن ہے جو کہ مقصد حیات انسانی ہے اور خدا کو پانے کے لئے ضروری ہے کہ خدا کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگین کیا جائے اور اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے تمام پیغمبر ان بداخلاقیوں سے جن کا الزام بائیبل انبیاء پر لگاتی ہے، پاک تھے ان تقاریر کے بعد شرکاء مجلس کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

بفضلہ تعالیٰ ایسی مجالس مذاکرہ کا دوسرے مذاہب کی تعلیم سے موازنہ کا بہت اچھا موقع ملتا ہے۔ اور شرکاء مجلس پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے جسکا وہ گاہے بگاہے برملا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں۔

بقیہ:۔ ساحل سمندر پر تبلیغی سٹال

خالصتاً رضائے الٰہی کے حصول اور اسکی خوشنودی کی خاطر دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیں۔ چنانچہ ۲۲ تا ۳۰ جون تک یہاں سٹال لگایا گیا۔ واضح رہے کہ جماعت احمدیہ کا یہ دسواں سالانہ سٹال تھا۔ الحمد للہ۔

یہ سٹال کلمہ توحید و رسالت اور دیگر مختلف قسم کے بینرز سے مزین تھا اس جماعتی سٹال پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارہ میں بنیادی نوعیت کی قریباً سبھی کتب موجود تھیں۔ جن میں مختلف سائز کے قرآن کریم کے ساتھ تعارف اسلام، بانی اسلام، اسلام پر اعتراضات اور ان کے جوابات، حقوق نسواں کے بارہ میں اسلام کا نقطہ نظر، اسلام میرا مذہب، حقیقت اسلام، اسلام آزادی ضمیر و اظہار رائے کا ضامن، اسلامی کلچر، مسیح کشمیر میں شامل ہیں۔ مذکورہ بالا تمام لٹریچر مختلف زبانوں میں مترجم تھا جن میں جرمن، ترکی، انگلش، بوزنین عربی، اردو اور فارسی قابل ذکر ہیں۔

یہ سٹال ایک ایسی گذرگاہ پر تھا جہاں کثیر تعداد میں لوگوں کی آمدورفت رہی۔ چنانچہ شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو اس جماعتی سٹال کو دیکھے بنا آگے بڑھ جاتا ہو کیونکہ "Islam Heisst Frieden" کا بینر ہر شخص کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا جو کہ جلی حروف میں ایک بڑے سائز کے کپڑے پر لکھا ہوا بالکل سامنے آویزاں تھا اور اسی طرح ساتھ ہی دوسرا بڑا بینر "Mohammad Der Befreier Der Frauen" بھی عام لوگوں کی توجہ کا مرکز بنتا رہا۔

مختلف قومیتوں کے لوگ سٹال پر تشریف لاتے اور انتہائی توجہ اور دلچسپی کے ساتھ اسلام کے موضوع پر گفتگو کرتے ڈیوٹی پر موجود احباب ان کے سوالات کے جوابات دیتے۔ بعض لوگ قرآن شریف حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار بھی کرتے لہذا بہت سے افراد کو ان کی خواہش کے مطابق قرآن کریم کا تحفہ بھی دیا گیا اور اس طرح تبلیغ اسلام کے عملی تقاضے احسن رنگ میں پورے کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔

اس موقع پر سیکرٹری صاحب تبلیغ کے علاوہ متعدد احباب نے بے حد تعاون کیا اور اس دینی خدمت میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کی خدمت کو قبول فرمائے، اپنے فضلوں سے نوازے اور مزید خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

(صدر جماعت احمدیہ Kiel)

جماعت احمدیہ حلقہ Weiterstadt کی کارگزاری

تبلیغی سٹال:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۴ تبلیغی سٹال لگائے گئے جن میں سے ایک سٹال ڈارمسٹڈ کے Stadtmitte میں لگایا گیا۔ جس میں ۱۳ مختلف قومیتوں کے ۱۴۰ افراد نے لٹریچر حاصل کیا۔ ان میں عرب، فرانسیسی، ترکی، ہسپانوی، افریقن، جاپانی، جرمن اور اٹالین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

پریس کانفرنس:۔ اسی طرح "اسلام اصول کی فلاسفی" کے بارہ میں پریس کانفرنس کا انتظام کیا گیا جس میں ارس ہاؤزن (Erzhausen) کے میئر اور دیگر جرمن افراد کے علاوہ چرچ کی انتظامیہ نے بھی شرکت کی اس میں مرکز کی طرف سے محترم مولانا عبدالباسط صاحب طارق مربی سلسلہ نے شمولیت فرمائی اور سوالات کے جوابات دیئے۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ:۔ لجنہ اماء اللہ حلقہ کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد کیا گیا اس میں درج ذیل قومیتوں کی خواتین نے شرکت کی۔ صومالین، بوسنین، البانین، عربی، ترکی، افغان، ایرانی، ہندی، آخر میں مجلس سوال و جواب میں صدر صاحبہ لجنہ اور دیگر ممبرات لجنہ نے تسلی بخش جواب دینے کی کوشش کی۔ نیز مختلف خواتین کے استفسار پر انہیں لٹریچر بھی مہیا کیا گیا۔ تینوں پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ (صدر حلقہ)